آفات و آلام میں گرفتار ہیں' ان سے نکلنے کے لیے محمدیؐ ساخت کے انسانوں کی ضرورت ہے۔
بدقسمتی سے ایسے عملی انسان (مرد مومن) کم ہوتے گئے اور نبی پاکؐ کی تعریفیں کرنے والے' قوالیاں اور نعت خوانیاں کرنے والے' اور محض یہ نمائش کرنے والے تعداد میں مسلسل بڑھتے چلے گئے' جو حضورؐ کے ایمانی و اخلاقی سانچے میں پوری طرح ڈھلنے کے لیے تیار نہیں۔
حکیم محمد سعید صاحب کی یہ تالیف شاید حضورؐ کے اصل چہیتے عملی مومن پیدا کرنے میں خاص مدد دے سکے گی۔ کاش کہ اس طرح کی تعلیمات خانہ بہ خانہ بچپن ہی سے دی جانے لگیں اور پھر مدرسہ اور اسکول گھریلو تعمیر کی تکمیل کرے۔
یہ اعتراف کرنا ضروری ہے کو جو کتابیں میں عام طور پر اس موضوع پر دیکھتا ہوں' ان میں "ذکر جمیلؐ" اس لحاظ سے خاصا امتیاز رکھتی ہے کہ تمام عبارات نہایت لطیف ادبیت کی امانت دار ہیں۔ پھر ۲' ۲' ـــــ ۳' ۳ صفحوں کے مضامین اپنے اجمال میں آفاقی وسعتیں لیے ہوئے ہیں۔ کوئی اور یہی باتیں لکھتا تو ممکن ہے کہ کتاب کی ضخامت ۳ یا ۴ گنا بڑھ جاتی۔
خدا مؤلف پر بھی رحمت فرمائے اور ذکرِ جمیل کا مطالعہ کرنے اور اس سے حقیقی استفادہ کرنے والوں پر بھی۔
مخیر حضرات اور خدمت دین کے ادارے جناب مولف کی اجازت سے فائدہ اٹھا کر اس کتاب کو جگہ جگہ سے شائع کرکے فروغ دین کی سعی کریں! (ن ص)

SUDAN: از جناب حسن مکی' محمد احمد صاحب۔ ناشر' مارک فیلڈ' لاسٹر دولت مشترکہ۔ LE6 ORN۔ قیمت درج نہیں۔

یہ نہایت شاندار علمی کتاب ہے۔ اس میں سوڈان میں (خصوصاً جنوبی حصہ میں) صلیبی نفوذ کا جائزہ ہے۔ کتاب اتنی اہم بحثیں اور حوالے سامنے لاتی ہے کہ مغربی شہنشاہیت اور اس کے کلچر کی پیش قدمی کو سمجھا جا سکتا ہے۔ بلکہ سوڈان کے آئینے میں دوسری مسلم افریقی ریاستوں کے احوال اور پورے عالم اسلام میں بھی مغربیت کی یلغار کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ فوجوں کا کام دوسری طرح کا ہے' مگر مشنری خدمتی اور سازشی ادارے چپ چاپ دیمک اور چیونٹیوں کا کام کر رہے ہیں۔ ادھر ہماری آزادی و حاکمیت کے محل کھڑے ہیں اور نیچے ان محلوں کی بنیادوں کو کھوکھلا کرنے کا کام ہو رہا ہے۔ کہیں کہیں محل والوں کی منظوری سے بھی۔

میں نے کتاب کے موصول ہونے پر بڑے انہماک اور شوق سے اسے پڑھا اور بہت سے صفحات پر نشانات لگائے اور کچھ نوٹ بھی لکھے۔ مگر اس کتاب پر تبصرے کا منصوبہ اتنا طویل ہو جاتا کہ ترجمان القرآن کی ہر اشاعت جگہ دینے سے انکار کر دیتی۔ اب کئی ماہ کے بعد اختصار سے لکھنے بیٹھا ہوں' اور سہولت یہ ہے کہ دماغ کے بہت سے مجوزہ نقشوں کو حافظہ چاٹ چکا ہے۔

مصر' سوڈان' الجزائر اور نائیجیریا وغیرہ ممالک میں عیسائی مشنریوں اور ان کے صید تبلیغ جاہل قبائلیوں کی خاصی بڑی آبادیاں ہیں' ان میں سے باہر سے درآمد بھی ہوتی رہتی ہے۔ مغرب کی طرف سے مالی امداد کے علاوہ پروپیگنڈا کا محاذ ان کے حق میں اور مسلمانوں کے خلاف کام کرتا ہے۔ بعض جگہ اپنی تعلیمی اہمیت کی بنا پر مختلف محکموں میں بہت عرصے سے ملازمتیں اور افسریاں حاصل کر کے وہ لوگ اچھے خاصے مسلمانوں پر سوار ہیں۔ چند خاص خاص باتیں پیش خدمت ہیں مگر بہت سی تفصیلات اور واقعات کو چھوڑ دینا پڑا ہے۔

مہدی سوڈانی کے دور میں جنوبی سوڈان سے عیسائیت غائب ہو گئی (ص ۵۴)۔ اس دور میں ایک کیتھولک کتاب کے مطابق جنوبی حصے کی آبادی ۲۴ لاکھ سے کم ہو کر صرف ۵ لاکھ ۵۰ ہزار رہ گئی (ص ۵۴)۔ جنوب کے لوگ کثرت سے مہدی جہاد میں شریک ہو گئے۔ عیسائیوں کی نگاہ میں یہ دور جنوب کے عربی اور اسلامی رنگ میں رنگنے جانے کا تھا۔

لارڈ کرومر کو اس بات سے بڑی چڑ ہوتی کہ یہاں جمعہ کی تعطیل کی جاتی ہے (۴۱)۔ Wingate کا نقطہ نظر یہ تھا کہ عیسائی مشنری جنوبی سوڈان میں شمالی سوڈان کی قوت کا مقابلہ کرنے کے لیے جوابی وزن پیدا کر سکتے ہیں (۵۵)۔

اسی شخص نے حکومت کو سیکولر تعلیم کی مفت پیشکش کی۔ عقل مند حکومت نے اسے خوش آمدید کہا کہ تم لوگ بائیبل کی تعلیم دیتے رہو اور ہمارے ہاں تعلیم کو پھیلاؤ (۵۵)۔ اسی کا قول تھا کہ "حالات کا مؤثر علاج یہ ہے کہ عورتوں کو تعلیم سے گزارا جائے۔" (۳۹)

کرومر کا کہنا تھا کہ تجدید اسلام (یعنی قرآن و حدیث والے اسلام) کا احیا سوائے ایک شاعرانہ خواب کے کچھ نہیں۔ (۳۹-۳۸)۔ ابھی تک تو کرومر کے چیلنج کو کوئی نہیں توڑ سکا (مولف)

کرومر ہی کا یہ بھی نقطہ نظر تھا کہ اسلام کی ریفارمیشن (اصلاح) نہیں ہو سکتی' کیونکہ اصلاح یافتہ اسلام' سرے سے اسلام رہتا ہی نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہماری تعلیمی مشین سے نکل کر نوجوان مسلم طالب علم اپنا اسلام ازم کھو چکا ہوتا ہے۔

فادر پاؤلوماروئی Paolo Maroni' ایک بڑے پادری نے ۱۹۰۷ میں پہلی دفعہ ۸ افراد کو بپتسمہ دیا۔ ۱۹۱۱ تک نو گرفتاران عیسائیت کی صف اول ۱۰ افراد پر مشتمل تھی۔ لیکن ۱۹۱۲ میں ۸ مشنری تنظیمیں کام کر رہی تھیں۔ (۵۶)

زویمر کہتا ہے کہ قدیم پولیٹیکل تصور کے افق کی وسعت بین الاسلامیت (توحید ملت) کے تصور سے ہم آہنگ تھی۔ اب اسلام علاقائی حد بندیوں میں سکڑ گیا ہے لہٰذا وقت آئیگا کہ سیکولر ریفارمڈ اسلام اس میں سے از خود نمودار ہو گا۔ (۳۹)ا۔

سوڈانی حکومت کی فراستِ مومنانہ کمال درجے کی تھی۔ انہوں نے گارڈن میموریل کالج کے قیام کے بعد یہ اجازت عیسائی مبلغوں کو دی کہ وہ اپنی بائیبل پڑھا کر بھی ہمارے بچوں کو بذریعہ تعلیم مغربی ریفارمڈ اسلام کے لیے اپنے خرچ پر تیار کریں۔ ساتھ ہی انہوں نے مغربی ضابطہ تعزیرات اور مغربی نظام اخلاقیات کو قبول کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ (۳۸)

۱۹۱۴ میں علما سے خطاب کرتے ہوئے سوڈان کے برطانوی گورنر جنرل نے کہا کہ ہم کسی شخص کے مذہب میں مداخلت نہیں کرتے۔۔۔ بلکہ ہم سب مذہبی شخصیتوں کی خدمت کرتے ہیں' جبکہ ہم نے کئی مساجد تعمیر کرائی ہیں اور بہت سی صورتوں میں اس کام کے لیے مدد دی ہے (۴۰)۔

مغربی مشنریوں میں اتنی جنگی ذہنیت پیدا ہو گئی کہ امریکن مشن (A.U.P.M) کا نقطہ نظر یہ تھا کہ چونکہ جہاں اسلام داخل ہوتا ہے وہاں چالاکی' فریب دہی' عدم صداقت اور بد دیانتی رونما ہو جاتی ہے۔ (۶۸) ــــــ آج کا میدان جنگ سوڈان ہے۔ عیسائت کو یا تو یسوع مسیح کے حق میں مشرک قبائل کو جیت لینا چاہیے' یا مسلم جارحیت کے مقابلے میں شکست تسلیم کر لینی چاہیے۔ (۶۳) "تعلیم عیسائیت کو پھیلانے کا آلہ ہے۔" (۵۹)

"جنوبی سوڈان کی پالیسی یہ طے پائی کہ اسلام کو جڑوں سے اکھیڑ دیا جائے اور شریفانہ طور پر اس کی تدفین کر دی جائے۔"

ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے کہ ذریعہ اظہار انگریزی زبان کو بنوایا جائے۔ جنوبی سوڈان میں یہ حیثیت عربی کو حاصل ہے' اسے تبدیل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے ـــــ اصل ہدف اسلام کے تمام ثقافتی اثرات کا جنوب میں صفایا کرنا تھا۔ (۷۵)

جنوبی سوڈان ۳۰ کی دھائی میں شمالی سوڈان یا اسلام کے اثرات سے آزاد ہو گیا۔ مشنری حضرات پالیسی کے ماسٹر بن گئے۔ اور سوچا گیا کہ یا تو جنوبی سوڈان کو کاٹ کر برطانوی ایسٹ افریقہ

ا۔ یہاں بھی نہایت فاضل درجے کے لوگ زویمر کے سچے مرید ہیں اور وہ اجتہاد کے نام پر سیکولر ریفارمڈ اسلام کو غالب کرنا چاہتے ہیں۔

میں شامل کر دیا جائے یا اسے ایک آزاد ریاست کی حیثیت سے کھڑا کیا جائے۔ (۷۶)

دیکھا آپ نے مشنریز کس طرح تعلیم اور زبان کے مسئلوں سے ہوتے ہوئے سیاسی انقلاب اٹھانے تک پہنچ گئے۔

عورتوں کی تعلیم کو عیسائی کمیونٹی کے فروغ کے لیے اہم سمجھا گیا۔ (۷۹)

جنوبی سوڈان میں ۱۹۳۲ سے ۱۹۴۰ تک جو تعلیمی کام ہوا اسے ملیسوں نے اس طریق سے چلایا کہ صرف عیسائیوں کو داخلہ مل سکتا تھا' یا جو بظاہر عیسائی ہو جائیں۔ مسلمانوں کے لیے دروازے بند تھے۔ نتیجہ یہ کہ حکومت اداروں اور عہدوں پر عیسائیوں کا قبضہ ہو تا گیا اور مسلمان جاہل رہ گئے۔ (یہ لڑائی اس شکل میں تھی کہ عیسائی + عیسائی بد مذہب لوگ + غیر عیسائی بد مذہب لوگ جو عیسائیوں سے متاثر ہوں ـــ بخلاف ـــ مسلمانوں کے جو اقلیت میں تھے)۔ (۷۸)

تعلیم کے سلسلے میں اسمٰعیل ازہری جو پہلا سوڈانی وزیر اعظم منتخب ہوا (۶ جنوری ۵۴ء)۔ اس کے دور میں سوڈانیت کو رائج کرنے والی ایک کمیٹی کے اہتمام سے خاص کمیشن مقرر ہوا جس کی تجاویز میں یہ باتیں شامل تھیں۔ (۱) مشنری سکولوں کو گورنمنٹ اپنے ہاتھ میں لے لے۔ (۲) عربی ملک گیر پیمانے پر ذریعہ تعلیم ہو (۸۳)۔ و یگیٹ نے ۱۹۱۰ء میں ایک منظم گروہ اس غرض کے لیے پہلے سے تیار کر رکھا تھا کہ جب مسلم سوڈان کے خلاف کوئی سخت اقدام کرنا پڑے تو وہ کرے۔ چنانچہ ان اشرار نے اندھا دھند ۲۶۱ آدمیوں کو قتل کیا۔ لوٹنے اور آگ لگانے کی کارروائیاں کیں۔ مگر معاملات اور بگڑتے چلے گئے۔ (۸۴)

مغربی عیسائی مشنریوں کے لیے نیشنل موومنٹ کے ابھرنے سے بدترین دور کا آغاز ہوا۔ یہ دور پہلے سوڈانی وزیر اعظم کے قوت پانے کے بعد شروع ہوا۔ ابتدائی اقدامات خود اس کی حکومت کے تحت ہوئے۔ بعد ازاں' اخوان المسلمون کی تحریک کا نمایاں قوت پکڑنا تھا۔ ان کے دور میں ۲۷ فروری ۶۴ء کو سوڈانی کونسل آف منسٹرز نے غیر ملکی مشنریوں کے خلاف تین اقدام طے کیے۔ ان پر عمل ۱۱ دن میں ہوا۔ ویٹیکن سناٹے میں آگیا۔ آخر بیرونی مشنریوں کی اجتماعی بیخ کنی کوئی معمولی معاملہ تو نہ تھا (۱۰۲'۱۰۳)۔ اس سلسلے میں زچ ہو کر کیتھولک پادریوں نے افریقہ کے اندر اور باہر پروپیگنڈا شروع کر دیا اور خارج کردہ پادری ایک طرح کی عملی صلیبی جنگ سوڈان کے خلاف لڑنے لگے۔ (۱۰۷)

اسرائیل سے شکست کے بعد خرطوم میں ۲۹ اگست ۶۷ء کو عرب ریاستوں کے سربراہوں کی

سمت بلائی گئی۔ اس میں اسلامی دستور پر اتفاق رائے ہو گیا۔ لیکن اس چیز نے مغرب کو' کلیسا کو اور کمیونسٹوں کو مضطرب کر دیا۔ وہ انتظار کرنے لگے کہ کوئی سیکولر محافظ نمودار ہو جائے۔ چنانچہ مصر کے نمونے پر جنرل نمیری کے تحت فوج نے ۲۵ مئی ۶۹ء کو تخت الٹ دیا۔ (اور مخالفین اسلام کی مراد بر آئی!) اس انقلاب سے پہلے اخوانیوں نے ۱۹۶۸ء کے انتخابات میں خاصی کامیابی حاصل کر لی تھی۔ (۱۰۰-۱۰۹)۔

کتاب کا آخری حصہ سوڈان کی داخلی تبدیلیوں' مختلف چہروں اور مسئلہ نفاذ شریعت کے سہ گونہ عمل پر روشنی ڈالتا ہے۔[1]

یہ سارا قصہ پڑھ کر یہ معلوم ہوتا ہے کہ۔

لے گئے تثلیث کے فرزند میراثِ خلیل
خشتِ بنیادِ کلیسا بن گئی خاکِ حجاز

ساری دنیا میں ہماری داستان پھیلی چلی آرہی ہے۔ مہدی سوڈانی کے مجاہدوں اور شہیدوں کے خون میں نہائی ہوئی خاک آج اگر اپنے اوپر اسلام کے شامیانہ نور کو قبول کرنے میں ناکام ہے تو اور کس سے کیا امید کی جائے۔

(ر ن ۔ ص)

ڈیلفی سے سونے کی کان تک۔ از حکیم سعید صاحب۔ ناشر: نونہال ادب ہمدرد فاؤنڈیشن پریس۔ ہمدرد سنٹر' ناظم آباد' کراچی صفحات ۱۳۱۔ مجلد مع ڈیزائن اور گردپوش۔ قیمت ۳۰ روپے (نہ نفع نہ نقصان کے اصول پر)

حکیم محمد سعید صاحب ایک طرف تو ذاتی سفر میں رہتے ہیں اور بڑی بڑی منزلیں مارتے ہیں' دوسری طرف وہ سیروا فی الارض میں بھی اتنی دلچسپی لیتے ہیں کہ "حیات گویا سفر کے سوا کچھ اور نہیں۔"

یہ سفرنامہ جس میں بچوں کا خاص لحاظ رکھا گیا ہے' نہ صرف دلچسپ ہے بلکہ اتنی متنوع معلومات اپنے اندر رکھتا ہے کہ میں نے اسے پڑھا تو سمجھ میں نہیں آتا کہ تعارفی تبصرے کے لیے کیا باتیں لکھوں۔ کوئی بیان جہاں سے پڑھتا' تقاضا کرتا کہ میرا تو ذکر کر ہی دو۔ لیکن پہلے حیران اور پھر از خود رفتہ ہو کر میں نے سب سے دامن چھڑایا اور بھاگ نکلا۔ اندازہ کیجیے کہ

۱۔ اس وقت سوڈان میں ایک انقلابی رو چلی ہے جس کے سربراہ حسن ترابی ہیں۔ اس مرحلہ اول میں بڑی خوبصورتی سے انھوں نے بعض اسلامی اصلاحات کر دی ہیں جنہیں معاشرے نے قبول کر لیا ہے۔